Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا کے صدر ڈاکٹر ہلا لیمان کی حضور ایدہ اللہ سے دوبارہ ملاقات

"ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد" کی منہ بولتی ایمان افروز اور روح پرور تفاصیل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سالٹ پانڈ میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال اور دینی و جماعتی مصروفیات کی جھلکیاں

موعودہ انقلاب کے درخشندہ نشانوں کا لامتناہی سلسلہ۔ سالٹ پانڈ میں جشن کا سماں

(قسط نمبر ۶)

سالٹ پانڈ سے واپسی کا سفر

واپسی کے اس سفر میں حضور نے اسارچر ESSARKEYR نامی قصبہ کے باہر احمدیہ سیکنڈری سکول (جس کے ہیڈ ماسٹر صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہیں) کی نو تعمیر شدہ عمارت پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کرائی۔ سکول فی الوقت کرایہ کی عمارت میں ہی چل رہا ہے۔ نئی عمارت کے ہر طرح مکمل اور سامان سے آراستہ ہو جانے کے بعد سکول اس میں منتقل ہو جائے گا۔

اس کے بعد حضور چند میل کے فاصلہ پر اکرافو (AKRAFO) نامی قصبہ میں تشریف لے گئے۔ یہاں جماعت نے ایک بہت عالیشان مسجد تعمیر کی ہے۔ حضور نے مسجد سے کچھ فاصلہ پر قبرستان تشریف لے جا کر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ قبول حق کی سعادت حاصل کرنے والے سب سے قدیمی تائبین احمدی محترم جناب الحاجی مہدی آپیا کی قبر پر دعا کی۔ الحاجی مہدی آپیا کرافو میں ۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء میں جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ اور اس کے چند سال بعد ۱۹۲۶ء میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

اکرافو سے واپس اسارچر آکر حضور ایدہ اللہ نے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے مکان میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا اور معہ اہلِ قافلہ و دیگر کثیر التعداد احباب نے وہاں چائے نوش فرمائی۔ علاقہ کے پیرامونٹ چیف بھی اپنے مصاحبین سمیت حضور کے استقبال کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کی اجازت سے حضور کی خدمت میں انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں جماعت کی طبی اور تعلیمی میدانوں میں عظیم خدمات کو سراہتے ہوئے حضور کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا۔ اور اس علاقہ میں تعلیم کے مزید فروغ کے لئے بعض تجاویز پیش کیں۔ حضور نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کی پیشکردہ تجاویز کو مفید قرار دیتے ہوئے ان پر غور کرنے اور حتی الامکان ان سے استفادہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ وہاں سے روانہ ہو کر حضور رات ۸ بجے رات بخیر و عافیت اکرا واپس تشریف لے آئے۔

صدر مملکت سے دوسری ملاقات

حضور سالٹ پانڈ سے اکرا واپس آنے کے بعد سٹیٹ گیسٹ ہاؤس پہنچے ہی تھے کہ مملکت غانا کے صدر محترم ڈاکٹر ہلا لیمان صاحب کی طرف سے پیغام موصول ہوا کہ وہ حضور کے اکرا سے واپس جانے سے قبل حضور سے ایک اور ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ اگلے روز حضور براستہ ایمسٹرڈم لندن روانہ ہو رہے تھے۔ اس لئے اکرا پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی حضور صدر مملکت سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی سرکاری رہائ

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن ۴۴۹

رجسٹرڈ ایڈیشن ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

الفضل

روزانہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۷ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۲۵

اخبار احمدیہ

• ربوہ یکم اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں لندن سے آمدہ ۲۹ ستمبر کی آخری اطلاع کے مطابق

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اب چکروں کی تکلیف سے آرام ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے پیارے اور محبوب امام کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے دورہ کلیمانجارو کامرانی سے مکمل کرے۔ آپ کے جملہ مقاصد دینیہ و غیر معمولی کامیابی عطا کرے اور اپنے فضلوں اور تائیدات سے نوازتا رہے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر اور سر درد کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کا اٹھاسی واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء / فتح ۱۳۵۹ ہش کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اٹھاسی واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۶ بابت، جولائی ۱۹۸۰ء
(قسط نمبر ۲)

"دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے امام اپنی ذات میں بنی نوع انسان کیلئے محبت کا ایک سمندر ہیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفصیلی پریس کانفرنس کا مغربی جرمنی کے اخبارات اور عوام میں چرچا

فرینکفورٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی خدمات

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

"محبت کا سمندر"

اسی طرح فرینکفورٹ کے ایک اور اخبار روزنامہ "شاکسن ہاؤزر بروکے" (SACHSENH AUSER BRUCKE) نے اپنی ۱۷ جولائی ۱۹۸۰ء کی اشاعت کے صفحہ اوّل کے اوپر کے حصہ میں حضور ایدہ اللہ کا ایک بڑے سائز کا فوٹو بہت نمایاں طور پر شائع کیا اور اس کے نیچے یہ عبارت درج کی:۔

"محبت کا ایک سمندر۔ جماعت احمدیہ کے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد"۔

اور ساتھ ہی بریکٹ میں لکھا:۔

(براہ کرم ان کے متعلق ہماری تفصیلی رپورٹ صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

یہ غیر معمولی صحافتی انداز اس پریس کانفرنس کی خبر کو اہمیت دینے اور قارئین کی توجہ اسکی طرف خاص طور پر منعطف کرانے کے لئے اختیار کیا گیا۔ صفحہ ۱۳ پر اس نے مضمون کی شکل میں جو تفصیلی خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

خبر کا متن

"شاکسن ہاؤزن" میں بنی نوع انسان کے لئے محبت کا ایک سمندر ہوں"۔

ان الفاظ میں امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے ایک کروڑ مسلمانوں کے سربراہ اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے مفوضہ کام کی وضاحت کی۔ وہ پچھلے دنوں ہوٹل فرینکفرٹر ہوف میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے معتقدات اور جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کی نوعیت پر روشنی ڈال رہے تھے۔

اپنے موجودہ سفر یورپ (جو ۱۹۶۷ء کے بعد سے ان کا بلحاظ ترتیب ساتواں سفر ہے) کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہ میزبان ملک (مغربی جرمنی) کے لوگوں سے ملنا اور اسلام کی طرف سے انہیں "محبت کا پیغام" دینا چاہتے ہیں۔ مغربی جرمنی میں قیام کے بعد وہ سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، سپین، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، نائیجیریا اور غانا کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

نازک دور

بنی نوع انسان کیلئے محبت کا جذبہ آپ کے اندر کس درجہ موجزن ہے۔ اس کا اندازہ اس وقت ہوا جب گفتگو کا رخ دنیا کے سیاسی مسائل کی طرف مڑا۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ فی زمانہ بنی نوع انسان تاریخ کے ایک نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ بڑی بڑی غلطیوں کے ارتکاب نے انہیں ایک ایسی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ لہٰذا سب لوگوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مشترکہ طور پر اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

انہوں نے فرمایا اس کے دو طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک طریق تو جنگ کے خطرہ کو ٹالنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑی طاقتیں اسی طریق پر عمل پیرا ہیں۔ ان کے نزدیک وہ جنگ کے خطرہ کو ٹالنے میں ناکام رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کی جائے، ایک دوسرے کی مدد کی جائے اور دشمنی کسی سے بھی نہ رکھی جائے اور یہی وہ طریق ہے جو جماعت احمدیہ کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔۔۔۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اگر خود ان کے وطن میں ایران کی سی صورت حال رونما ہو تو کیا وہ سربراہ مملکت کا عہدہ سنبھالنے کا سوچیں گے؟ ممکن ہی نہیں کہ کبھی ایسا ہو کیوں کہ ان کے پختہ اعتقاد کے بموجب جماعت احمدیہ کا کوئی سربراہ اعلیٰ کسی مملکت کا سربراہ نہیں ہو سکتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے۔ اسکا واسطہ اور تعلق کسی ایک ملک کے شہریوں سے نہیں بلکہ روئے زمین کے سب انسانوں سے ہے۔

جبر و تشدد

اس بین الاقوامی حیثیت کی بناء پر ایسی صورت حال رونما ہوتی رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے دوسرے مسلمانوں کیساتھ تعلقات کے ضمن میں بعض مسائل سر اٹھاتے رہے ہیں بسا اوقات انہیں مذہب کی بناء پر تشدد کا نشانہ بننا پڑا ہے لیکن خلیفۃ المسیح نے اسے چنداں قابل ذکر امر قرار نہیں دیا اور کہا دنیا میں ہر جگہ ہی کچھ نہ کچھ تعصبات موجود ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے شدید نوعیت کے اس جبر و تشدد کی طرف بھی اشارہ کیا جو چند سال پیشتر پاکستان میں رونما ہوا تھا۔ تشدد کرنیوالوں کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے وہ محبت اور دعاؤں ہی کے حقدار ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

مغرب میں اسلام کے غالب آنیکا امکان

کیا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کو اس امر کے باوجود کہ اسلام روزمرہ کی زندگی میں انسانوں پر بہت سی ایسی پابندیاں عاید کرتا ہے جو عیسائیت میں ناپید ہیں اس بات کا یقین ہے کہ اسلام مغربی ملکوں میں پاؤں جمانے اور پھیلنے میں کامیاب رہے گا؟ اس تعلق میں یہ امر پیش نظر رہنا چاہیئے کہ انہوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس تعلیم کے وہ پیرو ہیں وہ دو سو سال کے اندر اندر ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ انہوں نے فرمایا۔ "اگر میں آپ کو اس بات کا قائل نہیں کر سکتا کہ جو کچھ میں آپ کو دے رہا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو پہلے سے آپ کے پاس ہے تو آپ میری کب مانیں گے۔ لیکن میں آپ کو قائل کرنے کی اپنی سی کوشش ضرور کروں گا۔

مثالی زندگی کی اہمیت

شاکسن ہاؤزن کی مسجد کے مہمان

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانوروں کی قربانی کا فلسفہ

مکرم ملک رفیق احمد صاحب سابق مبلغ تنزانیہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے اموال اور جانیں قربانی میں پیش کرنے کا مطالبہ بارہا دہرایا ہے اور دین کے متوالوں نے اس پر لبیک کہتے ہوئے [illegible] کی آواز بلند کرتے ہوئے ہمیشہ یہی جواب دیا ہے

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سورۃ انعام آیت ۱۶۳)

میری نمازیں، میری قربانیاں
میری زندگی اور میری موت
اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو
رب العالمین ہے۔

مسلمانوں میں جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے اور وہ حج کے لئے تشریف لے جاتے ہیں ان کے لئے جانوروں کی قربانیاں کا بھی مطالبہ ہے۔ ہر حاجی اپنی طرف سے اور دوسروں عزیزوں کی طرف سے بھی اونٹ، گائے، بکری یا دُنبہ ذبح کرتا ہے۔ گویا ہر سال لاکھوں جانور ذبح ہوتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابتدائے اسلام سے جاری ہے۔ اگر ان سب جانوروں کے خون کو اکٹھا کیا جائے تو ساری سطح زمین کو تر کیا جا سکتا ہے۔ خطبہ الہامیہ میں اس بات کو بیان کرتے ہوئے اس طرح لکھا ہے:۔

وَبَلَغَتْ کَثْرَۃُ الذَّبَائِحِ
اِلٰی حَدٍّ غَطِّیَ بِہٖ
وَجْہُ الْاَرْضِ مِنَ
الدِّمَاءِ۔ حَتّٰی لَوْ
جُمِعَتْ دِمَاءُھَا
وَاُرِیْدَ اِجْرَاءُھَا
لَجَرَتْ مِنْھَا الْاَنْھَارُ
وَسَالَتِ الْبِحَارُ وَ
فَاضَتِ الْغُدْرُ
وَالْاَوْدِیَۃُ الْکِبَارُ

(روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۲)

اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں رواں ہونے لگے۔

جانوروں کی قربانی نہ یہ صرف حجاج ہی پیش کرتے ہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمان اپنی اپنی توفیق کے مطابق عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر نماز عید کے بعد قربانیاں دینا شروع کرتے ہیں۔ عید کے ایام سے قبل ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ خوب موٹے تازے کرنے کے بعد ان کو قربان کیا جاتا ہے۔ گائے کی قربانی میں سات حصہ دار ہو سکتے ہیں۔ روئے زمین پر جہاں کہیں بھی مسلمان ہیں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور مکہ میں تمام روئے زمین سے آئے ہوئے حاجی لاکھوں جانور ذبح کرتے ہیں۔

قربانیوں کا گوشت اور خون:۔

اللہ تعالیٰ کو اس بات سے غرض نہیں کہ وہ دیکھے کہ کتنے جانوروں کا خون بہایا گیا ہے کیونکہ خون اور گوشت اس تک نہیں پہنچتا بلکہ وہ تقویٰ جو ہمارے دلوں میں ہے اس کی نظر اس پر ہے۔ وہ شخص جو قربانی کرنے کی خواہش رکھتا ہے لیکن اسے اس کی طاقت نہیں مالی وسائل کی کمی ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو خدا تعالیٰ اس کے دل کو دیکھے گا اور دوسری طرف اگر کوئی طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہیں دیتا تو گویا وہ قربانی کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ لیکن اگر قربانی دینے والا ایسا شخص ہے جو دکھانے کے لئے اور لوگوں کی واہ واہ کے لئے جانور ذبح کرتا ہے تو اسے اپنی نیت کے مطابق لوگوں کی تعریفیں اور واہ واہ تو مل گئی لیکن دل کا تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے کچھ نہ حاصل کر سکا۔ سورۃ الحج کی آیت ۳۸ ملاحظہ ہو۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ
لُحُوْمُھَا وَلَا
دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ
یَّنَالُہُ التَّقْوٰی
مِنْکُمْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

حقیقت میں خدا تعالیٰ نہ ہمارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی مالوں کو بلکہ ہر ایک کے تقویٰ کو دیکھتا ہے۔ جانوروں کی قربانی کا خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اپنی طرف سے، اپنے بچوں کی طرف۔ خاندان کی طرف۔ بزرگوں کی طرف سے قربانی دی جا سکتی ہے یا گائے کی قربانی میں سات مختلف حصہ دار رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن صاحب استطاعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس میں غفلت نہ کرے اور ظاہری طور پر جانور ذبح کر کے اپنے دل کے تقویٰ کی شہادت پیش کرے۔

عربی زبان میں اس کے لئے نُسُک یا نَسِیْکَۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی اطاعت اور عبادت کے ہیں اور نُسُک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ جن کا ذبح مشروع ہے اور ان جانوروں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے یا دوسروں سے ذبح کرا کے ہم بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ یہ قربانی ہم اللہ کے نام سے کرتے ہیں۔ وہی اس جانور کا اور ہمارا بھی رب ہے۔ وہی اکبر ہے۔ ہمیں ان جانوروں سے دشمنی نہیں۔ لیکن خالق کے حکم سے اس کا پیدا کیا ہوا جانور اس کے نام سے ذبح کرتے ہیں اور اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ اپنے نفس امارہ کو بھی ذبح کرنے اور کچلنے کے لئے کسی سستی کی وجہ سے پس و پیش نہیں کریں گے۔

روح کی قربانی ہی اصل قربانی ہے لیکن روح کوئی مادی چیز نہیں ہے جس کو ہم ظاہری طور پر قربان کرنے کا مظاہرہ کر سکیں اس لئے اس قربانی کے ظاہری مظاہرہ کے لئے جانور ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۶۸ میں لکھا ہے:۔

وَالْاَصْلُ ضَحِیَّۃُ
الرُّوْحِ یَا اُولِی الْاَبْصَارِ
وَاِنَّ ضَحَایَا الْجَدَ ایَا
عَالَا ظِلَالُ وَالْاٰثَارِ
فَافْھَمُوْا سِرَّ ھٰذِہِ
الْحَقِیْقَۃِ۔

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو۔

قربِ الٰہی کا ذریعہ:۔

عیدالاضحیٰ جو ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو ہوئی۔ یہ عید بہت خوشی اپنے ساتھ یہ لائی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نماز عید کے بعد عربی زبان میں قربانیوں کے فلسفہ کے متعلق فصیح و بلیغ تقریر فرمائی جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں علم و معرفت کے باریک نکتے بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں سے یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

اِنَّ الضَّحَایَا ھِیَ الْمَطَایَا
تُوْصِلُ اِلٰی رَبِّ
الْبَرَایَا اَوْ تَمْحُو
الْخَطَایَا۔ وَتَدْفَعُ
الْبَلَایَا۔ ھٰذَا مَا بَلَغَنَا
مِنْ خَبَرِ الْبَرِیَّۃِ

(صفحہ ۴۵)

یقیناً قربانیاں وہ سواریاں ہیں

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

مکرم حسن محمد خان صاحب عارف۔ ربوہ

قرآن کریم کی یہ پوری آیت یوں ہے:۔

اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ۔ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔

یہ سورۃ آل عمران کی آیت ۱۷۶ ہے۔ اس کا ترجمہ یوں ہے:۔

یہ (ڈرانے والا) صرف (ایک) شیطان ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ اگر تم مومن ہو تو ان شیطانوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

نبیوں پر ایمان لانے والے مومن کہلاتے ہیں اور ایمان لانے کے بعد ان میں انبیاء کی مقدس محبت کے ساتھ عجیب انقلاب آتا ہے۔ وہ ظالم ہوتے ہیں تو رحمدل بن جاتے ہیں۔ وہ بزدل ہوتے ہیں تو بہادر بن جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ اذیتوں اور مصیبتوں کی بھٹی میں سے گذرتے ہیں اور اُف نہیں کرتے۔ بداخلاق ہوتے ہیں تو با اخلاق ہو جاتے ہیں۔ غرض کہ بدترین اخلاق کو ترک کر کے اعلیٰ ترین اخلاق کے حامل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مومنین کہلاتے ہیں۔ اخلاق کا یہ انقلاب ہی دنیا میں بھی انقلاب برپا کرتا ہے اور نیکیاں بدیوں کی جگہ لینا شروع کر دیتی ہیں۔ اسی کو دوسرے الفاظ میں نئی زمین اور نیا آسمان کہا جاتا ہے

ہم لوگ بھی مومنین کی جماعت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو ان چند سطروں میں آپ بعض مؤمنین کے اخلاق کی مثالیں سنیں کہ "اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" ہو تو پھر اس قسم کے اخلاق۔ اعمال اور کردار ہونے چاہئیں۔ وفاداری اور اطاعت اخلاص اور محبت کے ایسے نمونے ہونے چاہئیں۔

اصحاب احمد جلد چہارم:۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم اصحاب میں سے تھے۔ حضور کے ساتھ پیار اور محبت اپنی مثال آپ تھے۔ کپور تھلہ عدالت میں ملازم تھے۔ ایک مرتبہ آپ کی اہلیہ میرٹھ گئی ہوئی تھیں۔ گھر خالی تھا۔ عدالت میں تین دن کی چھٹیاں ہو گئیں۔ دیوانی مقدمات کی فائلیں آپ کے پاس ہی تھیں۔ آپ انہیں صندوق میں بند کر کے قادیان تشریف لے گئے تاکہ یہ وقت حضور کی بابرکت صحبت میں گذاریں۔ جب تیسرا دن ہوا تو آپ نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں اور اجازت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا ابھی ٹھہریں۔ چند دن کے بعد کپور تھلہ سے ان کے رفیق کار منشی اروڑا صاحب کا خط آیا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے۔ فائلیں ندارد اس لئے فوراً چلے آئیں۔ آپ نے وہی خط حضور کی خدمت عالی میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ حضرت منشی صاحب نے یہی الفاظ لکھ دیئے۔ اس کے بعد کپور تھلہ سے جو خط آتا پھاڑ کر پھینک دیتے۔ ایک ماہ بعد جب حضور ایک مرتبہ سیر کو تشریف لے جانے لگے تو فرمایا کہ آپ کو کتنے دن ہو گئے۔ منشی صاحب نے عرض کیا کہ حضور ایک ماہ کے قریب ہو گیا ہے تو حضور نے فرمایا کہ اچھا اب آپ جائیں۔ آپ کپور تھلہ آئے اور دفتر والوں نے بتایا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے اس لئے آپ شام کو مجسٹریٹ کے مکان پر ہی چلے گئے تاکہ جو کہنا ہو گا وہاں کہہ لے گا۔ جب یہ اس کے گھر پہنچے اور اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا منشی صاحب آپ نے بڑے دن لگائے اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو منشی صاحب نے فرمایا "حضرت صاحب نے آنے نہیں دیا۔" تو مجسٹریٹ نے کہا ان کا حکم تو مقدم ہے۔

مسیح کے عاشق کو اس کی زیارت کا شوق قادیان لے گیا۔ رخصت ختم لیکن آنے کی اجازت نہیں ملی تو بظاہر نوکری کو لات مار دی۔ یہ ہیں عشق و محبت کی شمعیں جو

"اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ"

کہلانے کی مصداق ہیں۔

سیرت مولوی شیر علی صاحب:۔

محفل احمد کے ایک اور پروانہ کی بات سنیں۔ یہ مولانا شیر علی تھے۔ آپ ۱۸۹۷ء میں قادیان تشریف لائے اور دیکھتے ہی حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بہت کمزور جسم کے مالک تھے۔ اور یہ دیکھ کر حضور نے فرمایا کہ "شیر علی دودھ بہت پیا کرو۔" شیر علی اپنے مرشد کی بات کیسے ٹال دیتا۔ بڑی باقاعدگی سے دودھ پینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ روٹی کھانا ترک کر دی صرف دودھ ہی پیتے تھے ایک وقت آیا کہ دن بھر میں سولہ سولہ سیر دودھ پی لیتے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی صحت بہت اچھی ہو گئی۔ جسم بھر گیا اور آپ کا قد چھ فٹ سے بھی لمبا ہو گیا۔

علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ صحت کمزور تھی۔ اس لئے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ پڑھائی چھوڑ دیں۔ لیکن آپ اس کے لئے تیار نہ ہوئے اور تعلیم جاری رکھی لاہور میں ایف سی کالج میں پڑھتے تھے۔ اپنے بڑے بھائی عبد العلی صاحب کی کوششوں سے بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے اور نہ صرف کامیاب ہوئے بلکہ پنجاب بھر میں نویں پوزیشن حاصل کی یہ وہ زمانہ تھا کہ مسلمان لڑکے کالج کی تعلیم بہت کم حاصل کرتے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کے ساتھ بڑا سخت مقابلہ تھا۔ اس لئے اتنی اعلیٰ پوزیشن کے ساتھ کامیاب ہونا بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔ یہ ۱۹۰۲ء کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد آپ قادیان آ گئے اور پیر و مرشد کے قدموں میں دھونی رما دی۔ چاہتے تو اپنے وقت کی بڑی سے بڑی ملازمت حاصل کر لیتے۔ لیکن اپنے مرشد سے دوری گوارا نہ تھی۔ آپ کی علمی قابلیت کی وجہ سے حکومت نے خود انہیں جج کی نوکری پیش کی اس زمانہ میں یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ اس کی بڑی قدر تھی۔ تنخواہ بھی بہت تھی اور بڑے اختیارات تھے غرض دنیاوی لحاظ سے بڑا مقام تھا۔ لیکن مولوی صاحب کو تو حضرت صاحب سے عشق تھا۔ قادیان چھوڑ کر کیسے چلے جاتے۔ اس لئے نوکری کا پروانہ پھاڑ کر پھینک دیا۔

یہ لوگ صحیح معنوں میں "مومنین" تھے۔ دنیا کی نہ کوئی عزت نہ مال اور نہ دولت انہیں درِ محبوب سے جدا کر سکی۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک واقعہ اطاعت امام کا بھی سن لیں۔ ایک مرتبہ آپ قادیان میں تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا آپ کو دفتر سے حکم ملا کہ آپ دہلی اور کرنال جانے کے لئے ابھی دفتر آ جائیں گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی آپ کی اہلیہ نے عرض کی کہ آپ سفر پر جا رہے ہیں گھر کی ضروریات کے لئے کوئی رقم نہیں بچوں کی فیس بھی ادا نہیں ہو سکی ہے اور بہت پریشانی ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں سلسلہ کا حکم نہیں ٹال سکتا اور جانے سے نہیں رک سکتا۔ کیونکہ میں نے تو دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا ہے

. . . . . .

. . . صحابہ جب جہاد پر جاتے تھے تو گھر والوں کو یہ خطرہ بھی ہوتا تھا کہ نامعلوم وہ واپس بھی آتے ہیں یا شہادت کا رتبہ پاتے ہیں بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہو جاتی تھیں۔ ہمارے لئے تو بہت نرم (سلوک ہے۔ بانی دعویٰ حشیکر)

بچوں کا صفحہ

ہر ہفتہ کے روز شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے آدمیوں کا بچپن

جب میں گیارہ سال کا تھا ۔!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بچپن کا ایک نہایت دلچسپ، خوبصورت، سبق آموز اور ایمان افروز واقعہ حضور ہی کے الفاظ میں یوں ہے ۔ فرماتے ہیں:

"۱۹۰۰ء میرے قلب کو اسلامی احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا حضرت مسیح موعود کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے وہ جبہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے ۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے ۔

جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں، اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟

میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی جس طرح ایک بچے کو اس کی ماں مل جائے۔ تو اسے خوشی ہوتی ہے ۔ اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا! مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا ..... مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میں آج بھی یہی کہتا ہوں خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا۔ اب مجھے زائد تجربہ ہے۔ اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو ۔

جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا۔ اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرشتہ کے مقدس ہونے کا تھا۔ پہن لیا تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور میں اس میں خوب رویا خوب رویا، خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیا عزم تھا! اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے ۔ مجھے نہیں معلوم ۔ میں کیوں رویا فلسفی کہے گا اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا مگر میں جس سے یہ واقعہ گزرا کہتا ہوں، مجھے معلوم نہیں میں کیوں رویا! ہاں یہ یاد ہے کہ میں اس میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا اور وہ رونا کیسا بابرکت ہوا! اور وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی! جب اس کا خیال کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے۔ پھر وہ کیا تھے؟ میرا خیال ہے وہ شمس روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھے۔ وہ مسیح موعود کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھے؟" (الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ ۹۸)

یاد رکھنے کی باتیں

(پیارے بچوں! ہمارے امام کا حکم ہے کہ تمام احمدی بچے اس عبارت کو زبانی یاد کریں ۔)

"ہمارا اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے"

"خدا ایک پیارا خزانہ ۔ اس کی قدر کرو"

"یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے"

(کشتی نوح)

آپ کا رسالہ

پیارے بچو ماہنامہ تشحیذ الاذہان آپ کا رسالہ ہے جو کہ مرکز احمدیت ربوہ سے آپ کے لئے شائع ہوتا ہے ۔ یہ رسالہ ہر احمدی بچے کو پڑھنا چاہیئے ۔

کیا آپ کے گھر یہ رسالہ آتا ہے؟

(مینیجر تشحیذ الاذہان)

نرالی دعا

(از منزہ خانم ربوہ)

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بدو کھڑا دعا مانگ رہا ہے، اور انتہائی جوش و خروش سے کہہ رہے ہیں ۔

"اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار تو مجھے اپنے "قلیل بندوں" میں سے بنا دے"، یہ نرالی دعا سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت تعجب ہوا۔ فرمایا اس بدو کو بلاؤ۔ جب وہ شخص آیا تو امیر المومنین رضؓ نے پوچھا، بھائی یہ تم کیا دعا مانگ رہے ہو۔ ایسی انوکھی دعا تو میں نے آج تک نہیں سنی۔ تمہاری اس دعا کا مطلب کیا ہے؟ بدو کچھ دیر رکا اور پھر بولا حضرت آپ کو سب معلوم ہے ۔ یہ سن کر امیر المومنین کو اب اور بھی حیرت ہوئی اور فرمایا کچھ بتاؤ تو سہی مجھے۔ بدو بولا۔ امیر المومنین آپ خوب جانتے ہیں؟

امیر المومنین کی حیرت اور اشتیاق بڑھتا رہا بولے بھئی میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا بتاؤ تو سہی ۔ بدو نے کہا ۔ امیر المومنینؓ! کیا آپ کو قرآن میں یہ آیت نظر نہیں آئی ۔ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۔ اور میرے شکر گزار بندے بہت قلیل ہیں" میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ الٰہی تو مجھے اپنے شکر گزار بندوں میں سے بنا دے جو بہت "تھوڑے" ہیں ۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ بہت متاثر ہوئے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ شخص عمرؓ سے زیادہ جاننے والا ہے ۔ اور بہت دیر تک سر جھکائے سوچ میں ڈوبے رہے پس اے میرے بہن بھائیو ہمیں بھی اپنے رب سے ان قلیل بندوں میں ہونے کی دعا مانگنی چاہیئے تاکہ ہم خدا کے شکر گزار بندے بن سکیں ۔

رائے محمد معصوم خان منگلا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۱۶ ستمبر کی رات کو رائے محمد معصوم خان آف چک منگلا ضلع سرگودھا وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم جماعت چک منگلا کے کئی سال قائد خدام اور اور کئی سال صدر جماعت رہے آپ کی عمر ۴۵ سال تھی بڑے مخلص اور فعال دوست تھے اچانک رات کو دل کا دورہ پڑا اور وفات پا گئے مرحوم کی شادی محترم چوہدری غلام احمد صاحب گوندل آف ۹۹ شمالی کی پوتی عزیزہ بشریٰ بیگم سے ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ موصوف حضرت خلیفۃ المسیح کے فدائی اور پروانے تھے جماعتی تحریکات میں نمایاں حصہ لینے والے تھے دو مربعہ زمین کے مالک تھے خاندان مسیح موعودؑ کے ہر فرد سے ذاتی تعلقات رکھنے والے تھے خاکسار نے ان کا جنازہ پڑھایا

(حافظ عزیز الرحمان منگلا مربی ضلع سرگودھا)

جماعت احمدیہ لاہور میں دورہ مکرم وکیل المال صاحب اوّل

چندہ تحریک جدید کے نئے ٹارگٹ کے پیش نظر محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے جماعت احمدیہ لاہور میں ۱۰ تا ۱۲ جولائی ۱۹۸۰ء کے ایام میں دورہ کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی طرف توجہ دلائی

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب قائمقام امیر جماعت کے مشورہ سے مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ناظم انصار اللہ ضلع لاہور نے دورہ کا جو پروگرام قبل از وقت طے کیا وہ حسب ذیل طریق سے عمل میں آیا۔

حلقہ لاہور چھاؤنی میں جس کے صدر مکرم وقیع الزماں خان صاحب ہیں اور حلقہ مغلپورہ میں جس کے صدر مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ہیں تحریک جدید کے جلسے منعقد کیے گئے جن میں مکرم وکیل المال صاحب نے احباب جماعت کو ٹارگٹ کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کرنے کی تلقین فرمائی اور ہر دو حلقوں نے مخلصانہ لبیک کا نیک نمونہ قائم فرمایا۔

دارالذکر میں خطبہ جمعہ کے ذریعے مکرم وکیل المال صاحب اوّل نے نئے ٹارگٹ کا سیاق و سباق اور تحریک جدید کے مالی جہاد کے ایمان پرور پہلو اور اس کے بابرکت نتائج بیان فرمائے۔

تصویری لیکچر:۔ حلقہ لاہور چھاؤنی میں مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کڑک کی کوٹھی میں نیز دارالذکر میں اور اس کے بعد ایک ہال بنام موہنوال میں مکرم ملک عبد اللطیف صاحب کی معیت میں سلائیڈز اور فلم کے ذریعہ ممالک بیرون میں اشاعت اسلام کے روح پرور نظارے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے تبلیغی دوروں کے کامیاب و بابرکت نتائج پیش کیے گئے جن سے اپنے اور سب ہی محظوظ ہوئے یہ تقریبات غیروں کی متعدد غلط فہمیاں دور ہونے کا بھی باعث ہوئیں۔ ص ص

چک ۱۵۲ شمالی میں دو روزہ تربیتی کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام دو روزہ تربیتی کلاس ۱۹ اور ۲۰ جون ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوئی جس میں سلانوالی۔ چک منگلا۔ سوبھاگہ اور جوئیہ ٹھٹھہ کی مجالس نے بھی شرکت کی۔ کلاس کا پہلا اجلاس ۱۹ جون کی شام کو منعقد ہوا جس میں محترم مولوی جلال دین صاحب قمر اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب شاہد اور مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔

دوسرا اجلاس ۲۰ جون کو صبح نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد منعقد ہوا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے درس قرآن کریم اور مکرم حافظ عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی سلسلہ ضلع سرگودھا نے درس حدیث دیا ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے نماز جمعہ کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے تقریر فرمائی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا)

ضرورت برائے خادم مسجد

مسجد احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر میں ایک مستعد خادم مسجد کی ضرورت ہے جو بچوں کو پڑھانے کی اہلیت بھی رکھتا ہو قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا

(اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیقی چٹھی ہمراہ لائیں)

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر)

برائے مجالس خدام الاحمدیہ

آپ کو تشخیص بجٹ فارم اور تجنید فارم بھجوائے جا چکے ہیں

براہ کرم ۱۳۵۹-۶۰ ھ / ۱۹۸۰-۸۱ء کا بجٹ تشخیص کر کے اور فہرست تجنید مکمل کروا کر جلد مرکز میں ارسال فرماویں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام اس میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ نیز قائدین کرام نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ۱۵ اکتوبر تک نمائندگان کے اسماء سے مطلع فرماویں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ص ص **اجلاس عہدیداران جماعت:۔** مکرم قائمقام امیر جماعت کے تعاون سے جماعت لاہور کے عہدیداران حلقہ جات کا اجلاس بعد نماز جمعہ دارالذکر میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم وکیل المال صاحب نے ہر حلقہ کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے ٹارگٹ کی طرف انہیں توجہ دلائی سب نے بطیب خاطر حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کیلئے سابقہ قربانی پر مزید بیس فیصد قربانی پیش کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ گذشتہ سال اس جماعت کے وعدے ۱,۸۶۱,۳۱۳/ روپے کے تھے اور اس سال مکرم سیکرٹری صاحب تحریک جدید کے ریکارڈ کے مطابق ۲,۳۰,۷۷۹ روپے تک مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ اور اس مخلص اور مستعد جماعت نے اپنا ٹارگٹ ۲۵,۰۰۰/ رکھا ہوا ہے۔ جس کیلئے عہدیداران جماعت بدستور کوشاں ہیں

جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(محمود احمد سعید کارکن وکالت مال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴ :-

اِن کُنتُم مُؤمِنِین

ہمارے تو زندہ سلامت آنے کے بہت زیادہ امکان ہیں یہ کہہ کر آپ چل دیئے اور آپ کی بیوی یہ سن کر خاموش ہو گئیں۔ تو دیکھو کہ امام وقت یا ان کے نمائندوں نے پکارا۔ اسے گھر میں اخراجات کا سامان نہیں۔ بیوی نے توجہ دلائی لیکن سب کو اللہ کے سپرد کیا اور صحابہ کی قربانیوں کی مثالیں دیں اور انہیں اسی سے تسلی دے کر حکم کی تعمیل میں دفتر حاضر ہو گئے۔

ایمان، اخلاص اور اطاعت کا کیا سچا نمونہ تھا مؤمنین ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ بھی ایسے بندوں کو ضائع نہیں کرتا آپ نے گھر سے نکل کر دعا کی۔

"اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہو رہا ہے گھر کی حالت تجھ سے مخفی نہیں۔ تو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما تیرا یہ کمزور بندہ ان افسردہ دلوں اور حاجت مندوں کے لئے راحت و مسرت کا کوئی سامان نہیں کر سکتا" آپ دعا کرتے ہوئے ابھی گھر کے بیرونی دروازہ تک نہیں پہنچے تھے کہ کسی نے دروازہ پہ دستک دی۔ آپ نے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی بلا کر مجھے ۱۰۰/- روپے دیئے ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں دے کر درخواست کی جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ آپ نے وہ روپیہ لے کر انہی صاحب کو ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو تبلیغی سفر کے لئے نکل کھڑا ہوا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں کیونکہ میرا اب گھر جانا مناسب نہیں۔ وہ خوشی خوشی ساتھ گئے اور آپ نے ضروری سامان خرید کر انہیں دے دیا تاکہ وہ گھر پہنچا دیں۔ یہ اس خدا کا سلوک ہے جس کا یہ مومن بندہ ہے۔

(حیات قدسی از مولانا راجیکی صاحب مرحوم)

ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد

انصار اللہ

(۱۱ر اخاء / اکتوبر تا ۱۶ر اخاء / اکتوبر) تمام مجالس انصار اللہ ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد منائیں مندرجہ ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔ مرکز کی طرف سے ان پر مختصر نوٹس تیار کر کے بھی بھجوائے جا رہے ہیں۔ مجالس مطلع رہیں۔

عناوین درج ذیل ہیں :-

(۱) قرض کے بارہ میں اسلامی تعلیم۔
(۲) تربیت اولاد۔
(۳) نماز باجماعت کی اہمیت
(۴) قیام احمدیت کا مقصد
(۵) حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے تین دلائل۔
(۶) برکات خلافت۔

(قائد تربیت و اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ اماء اللہ کا مرکزی اجتماع دیر سے ہونے کی وجہ سے باقی لجنات کی اپنا اجتماع لیٹ کر رہی ہیں لیکن اس کا اثر سالانہ رپورٹ پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ تمام لجنات کی سالانہ رپورٹ ۱۵ر اکتوبر سے قبل دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس کے بعد آنے والی رپورٹوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے"

ٹینڈر نوٹس

ایم ریٹ ٹینڈر محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مورخہ ۸/۱۰/۸۰ بوقت ۱۱/۳۰ بجے بمقام کینال کالونی داؤد خیل مندرجہ ذیل کاموں کے درکار ہیں۔ ٹینڈر ٹھیکیدار یا اس کے مقرر کردہ نمائندہ کی موجودگی میں زیر دستخطی کے دفتر میں اس دن کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم بعوض -/۱۰ روپے (ناقابل واپسی) اسی دن دفتر ہذا سے جاری کئے جائیں گے۔ کوئی ٹینڈر جس میں کوئی شرط ہو قبول نہیں کیا جائے گا۔ کوئی ٹینڈر بغیر زر ضمانت کے منظور نہیں کیا جائے گا۔ سامان کی سپلائی سے پہلے سامان کا نمونہ ایس ڈی او انچارج سے منظور کروانا ہوگا۔ تمام سامان نمونہ کے مطابق مہیا کرنا ہوگا۔

نمبر شمار	سامان کی تفصیل	مقدار	تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱-	آر سی سی پائپ ۳½ انچ قطر ۶ فٹ لمبا	=	۲ نمبر	-/۲۵,۵۰۰	۵۱۰/- ایک ماہ
۲-	" " ۴ " " "	=	۱		
۳-	" " ۴½ " " "	=	۳		
۴-	" " ۵ " " "	=	۳۵		
۵-	" " ۵½ " " "	=	۳۵		
۶	" " ۶ " " "	=	۴۱		
۷	" " ۶½ " " "	=	۱۷		
۸	" " ۷ " " "	=	۲۳		
۹	" " ۷½ " " "	=	۱۳		
۱۰	" " ۸ " " "	=	۶		
۱۱	" " ۸½ " " "	=	۷		
۱۲	" " ۹ " " "	=	۲۴		
۱۳	" " ۱۰ " " "	=	۱		
۱۴	" " ۱۱½ " " "	=	۱		

نوٹ: مندرجہ بالا پائپ ریسٹ ہاؤس کندیاں / پپلاں / روڈی پہ بمطابق ضرورت (متعین کردہ ایس ڈی او کندیاں) پہنچانا ہوگا۔

مہتمم انہار کالا باغ ڈویژن کینال کالونی داؤد خیل

1-5709

صدر غانا کی حضور سے ملاقات

(بقیہ صفحہ اول)

رہائش گاہ "اوسو کیسل" تشریف لے گئے۔ اس ملاقات میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، محترم صاحبزادہ مرزا فریداحمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ، راقم الحروف (محمود احمد ملک) محترم عبدالوہاب آدم صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا، محترم حسن عطا صاحب ریجنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اشانٹی ریجن، محترم جے۔ جی۔ مینسا صاحب آف کوکوماریکنگ بورڈ حضور کے ہمراہ تھے۔

صدر موصوف نے حضور سے کامیاب دورے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ میں آپ کی روانگی سے قبل آپ کو الوداع کہنا چاہتا تھا۔ باہمی تبادلۂ خیالات کے دوران غانا کی نازک اقتصادی صورت حال بھی زیر غور آئی۔ حضور نے اقتصادی صورت حال کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ غانا کی بعض مجوزہ مساعی کا بھی ذکر کیا۔ اور خاص طور پر ملک میں زراعت کو فروغ دینے اور زرعی پیداوار بڑھانے پر زور دیا۔ چلنے سے قبل حضور نے اجتماعی دعا بھی کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

"ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد" کا منہ بولتا ثبوت

غانا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اشاعت اسلام کے کام میں جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے اور روز بروز ہو رہی ہے وہ "ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد" کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہاں اس وقت تک ملک کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی ۳۵۶ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ احمدیوں کی تعداد بحمد اللہ تعالیٰ پانچ لاکھ سے بھی متجاوز ہے۔ جماعت اب تک ۲۳۰ عالیشان مساجد تعمیر کر چکی ہے اور ان کی تعداد بھی خدا کے فضل سے روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جماعت وہاں پرائمری اور مڈل سکول اور اعلیٰ پیمانے کے سات سیکنڈری سکول چلا رہی ہے۔ ان کے علاوہ ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی ہے جو تبلیغی نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے لوکل مبلغین تیار کرتا ہے۔ اس وقت سات مرکزی مبلغین اور ستر لوکل مبلغین ایک سو اسی تبلیغی مراکز میں کام کر رہے ہیں۔ مزید برآں جماعت اب تک وہاں چار ہسپتال قائم کر چکی ہے جو مختلف علاقوں میں اہل غانا کی گراں بہا خدمت انجام دے رہے ہیں یہ چاروں ہسپتال ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔ اور ان میں مریضوں کے داخلے مختلف قسم کے امراض کے علاج اور ہر قسم کے آپریشنز وغیرہ کی جدید ترین سہولتیں موجود ہیں۔ ان سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعے انجام دی جانے والی خدمات کا نہ صرف ملک بھر میں ڈنکا بج رہا ہے بلکہ ان کی شہرت ارد گرد کے ممالک میں بھی پھیلتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہسپتال اگرچہ دور افتادہ دیہی علاقوں میں قائم ہیں۔ لیکن ان میں علاج کے لئے دوسرے افریقی ممالک کے مریض بھی بڑی تعداد میں آتے ہیں اور علاج کی غرض سے آنے والے ایسے مریضوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے

وقف جدید کا بجٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید کا کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"۔

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ امراء، صدر صاحبان اور احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی اس اہم امر کی طرف توجہ فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

جانوروں کی قربانی کا فلسفہ

کہ جو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔

قربانیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور قربانیاں وہ سواریاں ہیں جن کے ذریعہ قربانیاں کرنے والا اپنے رب کی رضا جلدی حاصل کر لیتا ہے۔ اس بات کو سبھی سمجھتے ہیں کہ عید کا مقصد اچھے سے اچھے کھانے کھانا، کپڑے بہترین پہن کر نماز جلدی جلدی پڑھنا اور اس دن فخریہ طور پر دعوتوں نمائشوں میں حصہ لینا نہیں بلکہ یہ سب کچھ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتے ہیں اس نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خوش ہوں تو ہم خوش ہوتے ہیں اس نے ہمیں جانور ذبح کرنے کو کہا ہم جانور ذبح کرتے ہیں اور امید ہوتی ہے کہ وہ ہم سے خوش ہوگا۔

قربانیاں سواریاں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ خطائیں جو ہم سے سرزد ہو گئی ہیں ان کو مٹا دیا جاتا ہے صدقات بلاؤں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح پانی آگ کو۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا ہے کہ فلاں شخص نے نماز عید سے پہلے جانور ذبح کر دیا ہے آپ نے فرمایا یہ قربانی نہیں بلکہ عام گوشت ہے قربانی کیلئے لازمی ہے کہ نماز عید کے بعد دی جائے۔ بعض صحابہ نے موٹے تازے جانور پیش کر کے دریافت کیا کہ ہم ان کو ذبح کر دیں حضورؐ نے ان کو اجازت دی لیکن اس کے ساتھ یہ ہدایت کی کہ ان میں کوئی ظاہری نقص نہیں ہونا چاہیے جو ان کی خوبصورتی اور صحت میں فرق ڈال رہا ہو۔ حضرت علیؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ ایک قربانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی کرتے تھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے بھی قربانی دی الغرض قربانیاں حصول ثواب کا ذریعہ ہیں اور گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ اور قرب الٰہی کے لیے سواریوں کا کام دیتی ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر)

(بقیہ صفحہ ۲)

فرینکفرٹ میں حضور کی مصروفیات

(خلیفۃ المسیح) فرینکفورٹ میں مزید کچھ دن قیام کریں گے تاکہ وہ جرمنی میں اپنے مذہب کی اشاعت کی نئی راہیں تلاش کر سکیں۔ لوگوں کے دلوں کو جیتنے کے لیے دوسری فتوحات والی منصوبہ بندی کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ قوت اور طاقت کے بل پر ملک فتح کیے جاتے ہیں برخلاف اس کے انسانوں کے دلوں پر صرف محبت کے ذریعہ ہی فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسی لیے وہ اسلامی تعلیم کے آئینہ دار انداز زیست کے ذریعہ یہاں کے لوگوں کو اپنے مذہب کی صداقت کا یقین دلائیں گے۔

بلاشبہ پریس کانفرنس کے دوران باآسانی محسوس کیا جا سکتا تھا کہ وہ عیسائیت کی تعلیم "اپنے پڑوسی سے محبت کر" پر کس لحاظ سے معترض ہیں۔ وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھے کہ اسلام کے اصول بعینہٖ وہی ہیں جو عیسائیت کے ہیں انہوں نے اس امر سے انکار کیا کہ "پڑوسی سے محبت" کی انجیلی تعلیم "انسان سے محبت" کی قرآنی تعلیم کے ہم پلہ قرار پا سکتی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق بائبل کی بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں انسانوں کے مابین عدم مساوات کے واضح اشارے موجود ہیں۔"

(اخبار "شاکسس ہاؤزر بروکے" ۱۷ جولائی ۱۹۸۰ء)

درخواست دعا

میرے چچازاد بھائی رانا تسلیم الرحمٰن خان صاحب آنتڑیوں میں تکلیف کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ان کا آپریشن ہوتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رانا محمد الوغان پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ طاہر آباد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah